© rasailojaraid.com

لگیں گی۔ اب دیکھیے کہ پاکستان کے بیشتر ڈاکٹر جو روپیہ سمیٹنے کے سوا کوئی مقصد ہی نہیں رکھتے (میں ایسے حضرات کی قدر و قیمت نہیں گھٹا رہا جن کا جذبۂ خدمت دُنیوی مفاد پر غالب رہتا ہے) انہی کے درمیان میں سے کچھ جوان ہمت ڈاکٹر اٹھتے ہیں اور منظم ہو کر اسلامی مقاصد کو اپنی سیرت اور طب و علاج میں کارفرما کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آٹھ برس سے ان کا معمول ہے کہ وہ دو روز سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور اہم مسائل کو اسلامی نقطۂ نظر سے حل کرتے ہیں۔ رپورٹ میں شائع شدہ تخلیص کردہ اُردو مقالات کے عنوان یہ ہیں :- ۱۔ "اسلامی معاشرے کی تشکیل میں خاتون ڈاکٹر کا کردار" از ڈاکٹر شاکر خان۔ ۲۔ "ہماری نرسنگ تربیت" ڈاکٹر محبوب عالم ۳۔ "طبی دُنیا کے فقہی مسائل اور ہماری ذمہ داریاں" از ڈاکٹر محمد عارف جمیل۔ علاوہ ازیں انگریزی شعبے میں پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی تاریخ اور اس کی ضرورت کے علاوہ "طبی خدمت ایک عبادت ہے"، "سچائی و انصاف ہے"، "کامیابی کے لیے تنظیم عوام ضروری ہے"، "افیونی مصنوعات کا مسئلہ"، "ایک مہلک سماجی خرابی"، "مریضانِ ذیابیطس کے لیے نئے غذائی رجحانات"، سامنے آتے ہیں، جو بعض مجالس کی بحثوں کا ماحصل ہیں۔

بہت ہی خاص چیز "معالجاتی اخلاق کا اسلامی ضابطہ" (کوڈ: مسودہ) ہے۔ اس کے ساتھ مسلم ڈاکٹر کے لیے تجویز کردہ حلف ہے۔ باقی پمفلٹ میں متذکرہ مسودے کی تشریحات ہیں۔

ہم ایسوسی ایشن اور اس کے کارپردازوں اور آٹھویں سالانہ کنونشن کے شرکا کو مبارکباد کہتے ہیں۔

اُجلے دل | افسانوں کا مجموعہ از محمد صدیق خان۔ ناشر: مجلس فکر و ادب، کراچی۔

پتہ: ۴/۹۷ ڈرگ روڈ، کینٹ کراچی ۸ **قیمت :** ۲۰/- روپے

ایک ادبی کتاب پر ترجمان القرآن کے صفحات میں تبصرہ کی گنجائش کم ہے۔ سرسری طور پر ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ بقول یونس حسنی (تعارفی سطور کے مؤلف) "اس سے مس نہ ہوتے والی قدروں کے لیے لکھنے کی کوشش صحرا میں اذان پکارنے کے مانند ہے۔" "انسانی حقیقتوں کا بیان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آج کے ادب میں گویا کسی وادی میں نئی راہ نکالنے کی مہم ہے اور اس لحاظ سے قابلِ قدر۔ کسی نے اچھے مقصد کے لیے کوئی نئے تجربات کیے تو سہی۔ چاہے ان میں سے ہر ایک پختگی اور معیاریت کی انتہا تک نہ پہنچے۔

محمد صدیق خاں کی سادہ سادہ سی ادبی زبان بہت اچھی ہے۔ بعض افسانوں کا فنی مقام بھی بلند ہے، مثلاً "میری ساس ایک ماں تھی" —— "ایک انٹرویو" —— "پھولوں کو آگ لگ گئی ابرِ بہار سے" —— اور "طلسمی دنیا" —— مگر طلسمی دنیا تو اگلی متعدد کہانیوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

"ایک حقیقت سوا فسانے" کوئی مستقل افسانہ نہیں، ایک اور کہانی پر تبصرہ ہے۔ بعض جگہ تقریری انداز ابھر آتا ہے، کہیں کہیں ڈائرکٹ اپروچ اتنا زور کرتی ہے کہ جو باتیں واقعات اور کرداروں کے رویّوں کی زبانوں سے ہونی چاہییں، انہیں آگے بڑھ کر مصنف پہلے کہہ ڈالتا ہے۔ پھر کسی کسی جگہ سیاسی رنگ بھی ہے، مثلاً "پاکستان زندہ باد"۔

برادرم محمد صدیق خاں! ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے کہ فن میں مقصد اختیار کرنے کے معنی یہ نہیں کہ آپ فن کو ناقہ بنائیں اور اس کے محمل میں مقصد کو سوار کریں اور مہارلے کے چل پڑیں۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ کام ہمیشہ اچھے مقصد کے لیے کرنا چاہیے، مگر اچھے مقصد والے کو قابلِ رحم بن کے سامنے نہیں آنا چاہیے کہ مجھ سے جو کچھ ہو سکا ہے اس پہ لوگ میری ہمت افزائی کریں، بلکہ اچھے مقصد کے لیے اچھا فنی تفکر، اچھا اسلوب اور اچھا سلسلۂ واقعات بہ ترتیبِ دلکش پیش کرنا چاہیے۔

بہرحال بہ حیثیتِ مجموعی میں نے بتول اور الحسنات میں شائع شدہ آپ کی ان کہانیوں کو دیکھ کر یہی محسوس کیا کہ آپ میں بڑی صلاحیتیں ہیں۔ اس وقت آپ کی کہانیاں ایک خاص سطح تک کے لیے بہت مؤثر ہیں، مگر آگے چل کر وہ وقت آسکتا ہے کہ ہر سطح پہ اُن کی قدر کی جائے۔ محنت شرط ہے۔

© rasailojaraid.com